

حضرت نواب عشرت علی خان قیصرؒ

محمد اعجاز مصطفیٰ

۵ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ کے شاگرد رشید، حضرت اقدس مولانا فقیر محمد پشاوروی و مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحبؒ کے خلیفہ مجاز، ہزاروں سالکین و مریدین کے شیخ و مصلح حضرت نواب عشرت علی خان قیصرؒ اس دنیا فانی کی ۹۶ بہاریں گزار کر اسی عالم آخرت ہو گئے، **إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُونَ**، **إِنَّا لِلّٰہِ مَا أَخَذُوْہُ مَا عَاطٰی وَ کُلَّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِأَجَلٍ مُّسْمًی**۔

حضرت نواب عشرت علی خان قیصر رحمہ اللہ کی شخصیت طبقہ اہل علم میں محتاج تعارف نہیں، آپ کا شمار ان اکابر اہل اللہ میں ہوتا ہے جن پر شرافت و دیانت ناز کرتی ہے، جن کے دم قدم سے زندگی نقش پا ڈھونڈتی ہے اور جن کے وجود سے علم و عرفان کی مجالس رونق پاتی ہیں اور جن کے زہد و تکشف پر ملائکہ رشک کرتے ہیں۔

آپ نے رجب المرجب ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۲۰ء ضلع علی گڑھ قصبہ مینڈھو میں جناب محمد مسعود علی خان کے گھر میں آنکھ کھولی، آپ کے والد ماجد صوم و صلوة کے پابند اور نہایت دین دار تھے، مسجد سے خاص تعلق تھا، بکیرا ولی کے ساتھ نماز کی پابندی اور ذکر اللہ کی کثرت ان کا خاصہ تھا۔ محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ نے آپ کے والد ماجد (متوفی: ۷ شوال ۱۳۹۷ھ) کے بارہ میں لکھا ہے:

”مرحوم کی بعض صفات و کمالات دیکھ کر رشک آتا تھا کہ اس پر آشوب دور میں قوت ایمان کے ایسے دلکش نمونے موجود ہیں، حدیث صحیح بخاری شریف میں جن سات اشخاص کے بارہ میں لسان نبوت سے یہ بشارت سنی تھی اور پڑھی تھی کہ سات اشخاص قیامت کے روز میدان حشر میں عرش عظیم کے سایہ تلے ہوں گے، ان میں ایک شخص کے بارہ میں یہ الفاظ ہیں

”وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مَعْلُوقٌ فِي الْمَسَاجِدِ“ کہ ”ایک شخص وہ ہے جس کا دل ہر وقت مسجد میں رہتا ہے“ پہلی مرتبہ اس کا مصداق مرحوم کو دیکھا کہ ہر وقت مسجد کی حاضری کی فکر دامن گیر رہتی تھی، نماز پڑھ کر آتے ہی دوبارہ دوسری نماز کی فکر کا شدید تقاضا شروع ہو جاتا، بیماری اور بے ہوشی کے عالم میں بھی مسجد جانے کی فکر اور تقاضا رہا، اس آخر عمر میں ہر وقت زبان پر ذکر اللہ جاری رہتا، حدیث نبوی میں ہے: ”لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ“ کہ تمہاری زبان اللہ کی یاد سے ہر وقت تر و تازہ رہے“ اس حدیث کا مصداق آپ کی ذات گرامی کو دیکھا“ (بینات، ذوالقعدہ ۱۳۹۷ھ)

حضرت نواب صاحب کی ابتدائی تعلیم آپ کے دادا مرحوم کے قائم کردہ مدرسہ یوسفیہ میں ہوئی، حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے آپ کو تفسیر میں جلالین، فقہ میں ہدایہ اول اور حدیث میں مؤطا امام مالک کی بسم اللہ کرائی۔ دینی تعلیم مکمل ہونے پر حضرت تھانویؒ نے آپ کے سرپرستار فضیلت رکھی، جو آپ کے پاس محفوظ تھی، بعد میں علی گڑھ یونیورسٹی سے ایم اے اور قانون کی ڈگری بھی آپ نے حاصل کی تھی، آپ ”بچپن سے ہی اپنے گھر کے افراد کے ساتھ تھانہ بھون حاضری دیا کرتے تھے، حضرت تھانویؒ نے آپ کو کھانے میں شریک کیا اور اٹھارہ سال کی عمر میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے آپ کو بیعت کے شرف سے نوازا، حضرت تھانویؒ نے آپ کو نماز باجماعت کی تاکید اور اپنے مواعظ و ملفوظات پڑھنے کی نصیحت فرمائی جس پر ساری زندگی آپ عمل پیرا رہے، آپ کی اہلیہ محترمہ کے بقول پچاس سال سے نماز میں آپ کی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔

حضرت تھانویؒ کے انتقال کے بعد آپ نے اُس وقت کے اکابر سے اپنا تعلق جوڑا اور ان کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوتے رہے، باقاعدہ اصلاحی تعلق حضرت اقدس مولانا فقیر محمد پشاوری قدس سرہ سے قائم کیا اور حضرت پشاورؒ نے آپ کو خلافت سے نوازا، بعد میں اصلاحی مکاتبت کا سلسلہ حضرت مسیح الامت سے رہا اور حضرت مسیح اللہ خان صاحب نے بھی آپ کو ”اجازت بیعت“ سے سرفراز فرمایا۔

آپ کے معمولات میں دعا کا ذوق و شوق، تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز کا اہتمام نمایاں تھا، طبیعت میں سادگی، تحمل و بردباری، جو دوستا، بزرگان دین کا احترام، علماء سے تعلق جیسے اوصاف کے جامع اور نمود و نمائش و شہرت سے کوسوں دور تھے۔ آپ صوفیائے کرام کے چار مشہور سلاسل چشتیہ، قادریہ، نظامیہ، سہروردیہ میں بیعت فرماتے تھے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی مدظلہم نے حضرت کا مرتب کردہ دستور العمل و معمولات برائے سالکین روزنامہ اسلام، ۱۸ صفر ۱۴۳۳ھ، ۱۳ جنوری ۲۰۱۲ء بروز جمعہ میں شامل اشاعت مضمون میں نقل کیا ہے، افادہ عام کے لئے بعینہ اسے یہاں نقل کیا جاتا ہے:

کسی سے انتقام لینے میں جلدی نہ کرو اور کسی کے ساتھ نیکی کرنے میں تاخیر نہ کرو۔ (حقیق ملتی)

۱۔... پنے شب و روز کی ضروری مصروفیات کو پیش نظر رکھ کر اک مضبوط نظام الاوقات بنالینا چاہئے اور پھر اس کے مطابق مستقل مزاجی کے ساتھ عمل کرنا چاہئے، اس کی وجہ سے کام کرنے میں بہت برکت ہوتی ہے، تھوڑے وقت میں زیادہ کام ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے:

نظم پیدا کیجئے اوقات میں
برکتیں پھر دیکھئے دن رات میں

۲۔... شرعی احکام خواہ ان کا تعلق کرنے سے ہو یا چھوڑنے سے، ان کا علم حاصل کرنا چاہئے اور پھر ان پر عمل بجالانا چاہئے، سب سے پہلے اپنے عقیدے ٹھیک کئے جائیں اور ضروری ضروری مسئلے سیکھے جائیں اور نئے مسئلے کی ضرورت پیش آئے تو کسی مستند عالم دین سے ان کا شرعی حکم معلوم کر لیا جائے۔ یہ بات سمجھ لینے کی ہے کہ اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کو طلب کرنا ہے، جس کے لئے تقویٰ حاصل ہونا شرط ہے، اسی کے لئے سب جدوجہد جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے کے لئے گناہوں سے بچنے کا اہتمام، جو حقوق (والدین، بیوی، بچوں، رشتہ دار و اقارب، محلے داروں اور اجنبیوں جس جس کے بھی) اپنے ذمہ واجب ہیں، ان کی ادائیگی، معاملات میں دیانت و صداقت، معاشرت میں سادگی اور پاکیزگی اور مزاج میں نرمی و خوش اخلاقی ضروری ہے، بدعات و رسوم سے سختی کے ساتھ بچے۔ شادی و غمی کے موقع پر ہر قسم کی رسومات سے اپنے آپ کو بچائیں۔ ان چیزوں کے اہتمام کے بغیر سلوک و تصوف اور اصلاح نفس کا مقصد ہی حاصل نہیں ہوتا، بلکہ حقیقی مقصد سے محرومی ہی رہتی ہے، اس لئے اذکار و وظائف اور اوراد ہی کو سب کچھ سمجھ کر فارغ نہ ہونا چاہئے، بلکہ اپنی زندگی کا مسلسل جائز لیتے رہنا چاہئے، اصلاح نفس کی فکر کی فکر مرتے دم تک نہ چھوڑنی چاہئے۔

۳۔... آنکھ، کان، زبان کی سختی کے ساتھ احتیاط رکھئے، یہی تین اعضا ساری عبادات اور گناہوں کے آلہ کار اور تمام باطنی اچھے و برے اعمال و اخلاق کے محرک ہیں، اس لئے ان تینوں اعضا کی نگہداشت یعنی ان کے جائز و ناجائز استعمال کا خیال نہایت اہم اور ضروری ہے، جب بھی ان اعضا سے کوئی غلطی ہو جائے فوراً توبہ کرنی چاہئے:

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
گر نہ بینی نور حق بر من بخند

یعنی گناہوں اور برائیوں سے اپنی آنکھ، کان، زبان تینوں چیزوں کو بند کر لیجئے، اس کے بعد اگر آپ کو نور حق نظر نہ آئے تو مجھ پر ہنسئے۔

۴۔... اگر نماز، روزہ، زکاۃ وغیرہ ذمہ میں باقی ہو تو اس کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے، اسی طرح کسی کا مالی حق اپنے ذمہ ہو تو اسے ادا کیا جائے یا معاف کرایا جائے۔

۵:۔۔۔ اپنے آپ کو دوسروں سے کم تر سمجھیں، دوسروں کو اپنے مقابلہ میں حقیر نہ سمجھیں۔
۶:۔۔۔ باطنی اعمال میں جو اچھے اخلاق ہیں، ان کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کیجئے اور جو برے اخلاق ہیں، ان سے اپنے آپ کو بچا کر رکھئے۔

۷:۔۔۔ اللہ وانوں نے چار اعمال ایسے بتلائے ہیں کہ جن پر عمل کرنے سے بہت سے برے اخلاق سے نجات مل جاتی ہے اور بہت سے اچھے اخلاق کی توفیق حاصل ہوتی ہے، وہ چار اعمال یہ ہیں:
(۱) شکر (۲) صبر (۳) استغفار (۴) استعاذہ۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر شکر کیا کیجئے، اور کوئی ناگوار واقعہ پیش آ جائے تو اس پر صبر کیا کیجئے اور چلتے پھرتے استغفار کرتے رہا کیجئے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے رہا کیجئے۔

۸:۔۔۔ ہر ہر کام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرنی چاہئے، کیونکہ سنت پر عمل کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، لہذا تمام عبادات و طاعات اور معاملات و معاشرت اور رہن سہن، اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، چلنے پھرنے، کھانے پینے، لباس و پوشاک، وضع و قطع ہر چیز میں مؤکدہ وغیرہ مؤکدہ سنتوں کا لحاظ کرنا چاہئے، خصوصاً ان سنتوں کا جن کا تعلق عبادات سے ہو، عادات سے نہ ہو اور سنن عادیہ کا بھی ہو سکے تو حدود میں رہتے ہوئے اور کھانے پینے کا، سونے جاگنے، بیت الخلاء آنے جانے، گھریا مسجد سے نکلنے اور داخل ہونے اور اسی طرح دوسرے کاموں کے متعلق جو مسنون دعائیں ہیں، ان کو زبانی یاد کر لینا چاہئے اور ان کو اپنے اپنے موقع پر پڑھنے کی عادت ڈال لینی چاہئے۔

۹:۔۔۔ حتی الامکان مرد حضرات کو نماز باجماعت کا اور خواتین کو بروقت نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہئے، شرعی عذر کے بغیر مرد حضرات کو مسجد کی جماعت کو نہیں چھوڑنا چاہئے اور مسجد کے آداب کا خیال رکھنا چاہئے۔

۱۰:۔۔۔ جن نمازوں سے پہلے یا بعد میں سنتیں ہیں، ان کو بھی ادا کرنا چاہئے، مؤکدہ سنتوں کی ادائیگی تو اپنی جگہ ہے، غیر مؤکدہ سنتوں کو بھی ہو سکے تو ادا کرنا چاہئے، مثلاً عصر سے پہلے چار سنتیں، عشاء سے پہلے چار سنتیں، اس کے علاوہ اشراق، چاشت اور بعد مغرب ادائین کا بھی اہتمام کرنا چاہئے، نیز تہجد کی نفل نماز کم از کم چار رکعت اور عام حالات میں بارہ رکعات کا معمول بنانا چاہئے اور ہو سکے تو تہجد رات کے آخری حصہ میں صبح صادق سے پہلے پہلے ادا کرنا چاہئے، ورنہ عشاء کے بعد ہی وتر سے پہلے کچھ رکعتیں تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کریں اور ارادہ و حوصلہ یہی رکھا کریں کہ رات کے آخر حصہ میں بھی پڑھنے کی کوشش کروں گا، رمضان المبارک میں تراویح کی نماز کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔

۱۱:۔۔۔ روزانہ فجر کی نماز کے بعد یا جب بھی سہولت ہو ایک وقت مقرر کر کے قرآن مجید کی تلاوت کا معمول بنانا چاہئے، روزانہ ایک پارہ، اگر یہ مشکل ہو تو آدھا پارہ اور اگر یہ بھی مشکل ہو تو ایک

پاؤ پارہ ممکنہ حد تک تجوید سے اور دوسرے آداب کی رعایت کرتے ہوئے تلاوت کرنا چاہئے، اگر کسی روز اتفاق سے یا کسی عذر کی وجہ سے تلاوت نہ ہو سکے تو دوسرے دن اس کی تلافی کی کوشش کرنی چاہئے۔

۱۲.... تلاوت کے علاوہ روزانہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ”مناجات مقبول“ سے ہر دن کے مطابق عربی میں ایک منزل ورنہ آدھی منزل پڑھنی چاہئے، دعاؤں کے ساتھ ترجمہ پر بھی ساتھ ساتھ نظر رکھی جائے تو بہت اچھا ہے اور روزانہ ناسہی تو کبھی کبھی اردو میں منظوم مناجات مقبول کی منزل بھی پڑھ لینی چاہئے اور اگر ہو سکے تو مناجات مقبول میں ہی درج شدہ ”حزب البحر“ پڑھنے کا بھی روزانہ معمول بنانا چاہئے۔

۱۳.... فجر کے بعد سورہ یس، ظہر کے بعد سورہ فتح، عصر کے بعد سورہ نبا، مغرب کے بعد سورہ واقعہ، اور عشاء کے بعد سورہ ملک کی تلاوت کا اہتمام کرنا چاہئے۔

۱۴.... روزانہ ایک تسبیح ”سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم“۔

۱۵.... روزانہ ایک تسبیح استغفار کی ”استغفر اللہ ربی من کل ذنب وأتوب إلیہ“۔

(۱۶) روزانہ ایک تسبیح ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا إله إلا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ إلا باللہ“۔

۱۷.... روزانہ ایک تسبیح درود شریف کی، درود ابراہیمی یا پھر یہ درود ”اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد بن النبی الامی و علی الہ و أصحابہ وسلم“۔

۱۸.... روزانہ دو سو مرتبہ ”لا إله إلا اللہ“ چار سو مرتبہ ”لا إله إلا اللہ“ چھ سو مرتبہ ”اللہ اللہ“ سو مرتبہ ”اللہ“ نمبر ۱۶ میں درج یہ کل ۳ تسبیحات ہیں، لیکن دوازدہ تسبیحات یعنی ۱۲ تسبیحات کے نام سے مشہور ہیں، ان کا اصل وقت تو تہجد کی نماز کے بعد اور فجر کی نماز سے پہلے ہے، اگر کسی کو اس وقت مشکل ہو تو فجر کے بعد، ورنہ عشاء کے بعد۔

تنبیہ:

بعض محقق بزرگان دین نے کثرت نوافل اور تلاوت قرآن کو زیادہ اہمیت دی ہے، جس میں کثرت ذکر بھی آ جاتا ہے، اس لئے کثرت نوافل اور تلاوت قرآن کو دیگر اذکار پر فوقیت حاصل ہے، نیز اذکار و اوراد کے معمولات میں فرصت و ہمت اور صحت کے لحاظ سے نیز اپنے مرشد کی ہدایت کی روشنی میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے، اگر کسی کی اتنا ذکر کرنے سے صحت متاثر ہوتی ہو یا دماغ پر بوجھ پڑتا ہو تو کمی کرنی چاہئے، بعض اوقات ایک جگہ بیٹھ کر ذکر کرنے سے دماغ پر زیادہ زور اور دباؤ پڑتا ہے، اگر ایسی صورت حال ہو تو بعض اذکار چلتے پھرتے پورے کر لئے جائیں، معمولات نافلہ کے بارہ میں ایک بات یہ ہے کہ ان کا معمول شروع کرنے کے بعد ناغہ سے بے برکتی ہوتی ہے، اس کا حل بعض بزرگوں نے یہ بیان فرمایا

ہے، اگر کبھی کسی وجہ سے معمول پورا نہ ہو سکے تو کسی دوسرے وقت اختصاراً ہی سہی اس کی تلاقی کر لی جائے، اس کی وجہ سے بے برکتی سے حفاظت رہتی ہے، لیکن یہ بات ذہن نشین کر لینا رضا ہونی چاہئے، جس قدر نیت صحیح اور قوی ہوگی، اسی کے مطابق برکات و ثمرات حاصل ہوں گے، دینی مدارس کے طلباء زیادہ اذکار و اوراد کرنے کے بجائے اپنے اسباق اور مطالعہ میں مشغولیت رکھیں اور تقویٰ و طہارت کا اہتمام رکھیں۔

۱۹.... وقت ضائع کرنے سے بچنے کا بہت زیادہ خیال رکھیں، فضول گفتگو سے پرہیز کریں۔

۲۰.... دینی کتابوں کو زیر مطالعہ رکھیں، خواہ تھوڑا بہت کیوں نہ ہو، روزانہ مطالعہ کا معمول بنانا چاہئے، چند اہم اور مفید کتابیں یہ ہیں: ہشتی زیور، اصلاحی نصاب، حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے مواعظ و ملفوظات، شریعت و تصوف، فضائل اعمال... (روزنامہ اسلام، کراچی، ۱۸، ۱۹ صفر ۱۴۳۳ھ، مطابق ۱۳ جنوری ۲۰۱۲ء)

حضرت مفتی محمد صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:

”بالآخر ۴ اور ۵ صفر ۱۴۳۳ھ، ۳۱ دسمبر و یکم جنوری جمعہ و ہفتہ کی درمیانی شب ساڑھے بارہ بجے عمر کے چھیا نوے سال یہ ولی کامل اس دار فانی سے رخصت ہو کر اپنے انعام و اکرام والے رب کے پاس پہنچ گئے، اِنَ لِلّٰہِ مَا اُخِذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وکل شیء عندہ باجل مسمیٰ“ دوسرے دن ۱۲ بجے کے قریب حضرت کی میت گھر کے برآمدے میں رکھی گئی، جنازہ نماز ظہر کے متصل بعد دارالعلوم کراچی میں ہونا تھا، حاضرین باری باری زیارت کرنے لگے، بندہ بھی حاضر ہوا، چہرے پر بلا کی معصومیت تھی، عجیب نورانیت تھی، سکون تھا، چہرہ کھلا ہوا تھا، بندہ ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا، حضرت کے صاحبزادے جناب شاہ رخ صاحب، پوتے، داماد غم سے نڈھال کھڑے تھے، کچھ علماء و خدام بھی تھے۔ مفتی اعظم پاکستان، صدر دارالعلوم کراچی حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم تشریف لائے، فرمایا: دنیا کی مشقتوں سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں پہنچ گئے، واقعی ایسا لگ رہا تھا کہ ۹۶ سال کا مسافر طویل سفر کے بعد بڑے اطمینان و سکون سے محو آرام ہے۔ نماز ظہر کے بعد دارالعلوم کراچی میں علماء، طلبہ اور صلحاء کے جم غفیر نے نماز جنازہ اداء کی اور ہمارے حضرت والا رحمہ اللہ اپنی آخری آرام گاہ پہنچ گئے، جہاں سے کسی فرد بشر کو مفر نہیں اور جو ہر انسان کی آخری منزل ہے۔“

نواب صاحب نے پس ماندگان میں اہلیہ محترمہ، ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی چھوڑے ہیں۔ ادارہ بینات آپ کے پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ نواب صاحب کی بال بال مغفرت فرمائے اور آپ کی حسنت کو قبول فرما کر آپ کو جنت الفردوس کا خلد نشین بنائے۔